انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

تصنیف لطیف

مجدد مسلک اہل سنت

خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

شوروم ۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور ۲

شوروم ۲۔ ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

تصنیف لطیف

مجدد مسلک اہل سنت

فاضل جلیل حضرت علامہ مولینا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

شوروم ۱ گنج بخش روڈ، لاہور ۲
شوروم ۲ ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

بندۂ پروردگارم امتِ احمد نبیؐ

دوستدارم چار یار تابعِ اولادِ علیؓ

مذہبِ حنفیہ دارم ملّتِ حضرت خلیلؑ

خاکِ پائے غوثِ اعظمؒ زیرِ سایہ ہر ولی

نام کتاب ______ انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

مصنف ______ خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

تعداد اشاعت ______ دو ہزار

بار اشاعت (از ضیاء القرآن پبلی کیشنز) دوم ۱۹۹۲ء

ہدیہ ______ ۶ روپے

اشعار

اے اخی اے عاشقِ محبوبِ حق — اے نثارِ طالب و مطلوبِ حق
جب سُنے تو نامِ پاکِ مصطفےٰ — چُوم انگوٹھے اور آنکھوں سے لگا
پڑھ درود اُن پر بصیغہ خطاب — آنکھیں تیری ہونگی نہ ہرگز خراب
ہوں گے محشر میں شفیع وہ بالیقین — پھر خدا دے گا تجھے خُلدِ بریں
جس نے کی تعظیم سُن کے اُن کا نام — آتشِ دوزخ ہوئی اس پر حرام
تعظیم اُن کی دونوں پہ فرض ہے — جو نہ مانے اُس کے دل میں مرض ہے

اے خدا اے بے نیاز و کارساز
اے کریم من شہِ بندہ نواز
رحم کُن بہرِ حبیبِ مصطفےٰ — از کرم تو عفو کُن جرم و خطا
یا رسول اللہ حبیبِ حق توئی
حق توئی بے شک توئی برحق توئی
رحمۃ للعالمین شانِ شما — رحم کن برحالِ من بہرِ خدا
یک نظر برایں کمینہ اے کریم — کُن طلب سوئے مدینہ اے کریم

اے شفیعِ من کرم برایں غلام
صد ہزاراں الصلوٰۃ والسلام

(المؤلف)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

حضور پُر نور شفیع یوم النشور ﷺ کا نام پاک اذان میں سُننے کے وقت انگوٹھے یا انگشتانِ شہادت چُوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز و مستحب اور بہت ہی باعثِ رحمت و برکت ہے۔ اس کے جواز پر دلائل کثیرہ موجود ہیں اور ممانعت پر کوئی دلیل موجود نہیں[1] چند دلائل ہدیۂ قارئین ہیں۔

۱: فاضل جلیل العلامۃ الکامل الشیخ اسمعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

وَفِيْ قَصَصِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَغَيْرِهَا اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَاۤءِ مُحَمَّدٍ ﷺ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَسَاَلَ لِقَاۤءَ مُحَمَّدٍ ﷺ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ النُّوْرَ الْمُحَمَّدِيَّ فِيْ اِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ مِنْ يَدِهِ الْيُمْنٰى فَسَبَّحَ ذٰلِكَ النُّوْرُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ تِلْكَ الْاِصْبَعُ مُسَبِّحَةً كَمَا فِي الرَّوْضِ الْفَائِقِ

قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں حضرت محمد ﷺ کی ملاقات کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ وہ تمہارے صُلب سے آخر زمانے میں ظہور فرمائیں گے تو حضرت آدم نے آپ کی ملاقات کا سوال کیا تو اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کے دائیں ہاتھ کے کلمے کی انگلی میں نور محمدی ﷺ چمکایا تو اس نور نے اللہ کی تسبیح پڑھی، اسی واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی انگلی ہوا جیسا کہ روض الفائق میں ہے اور اللہ تعالےٰ

---

[1] اس مسئلے کے متعلق تفصیل کے لیے "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" مصنفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور "جاء الحق وزہق الباطل" مصنفہ حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں کا مطالعہ کریں۔

اَوْ اَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَمَالَ حَبِیْبِهٖ فِیْ صِفَاءِ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ مِثْلُ الْمِرْاٰةِ فَقَبَّلَ اٰدَمُ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ فَصَارَ اَصْلًا لِذُرِّیَّتِهٖ فَلَمَّا اَخْبَرَ جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا۔

نے اپنے حبیب کے جمال محمدی ﷺ کو حضرت آدم کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر پھیرا پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب جبریل امین نے نبی کریم ﷺ کو اس کو خبر دی تو آپ نے فرمایا جو شخص اذان میں میرا نام سُنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

(روح البیان صفحہ ٢٢٩/٢)

٢ : اسی تفسیر روح البیان میں ہے کہ :

در محیط آوردہ کہ پیغمبر ﷺ بمسجد درآمد و نزدیک ستون بنشست و صدیق رضی اللہ عنہٗ در برابر آنحضرت نشستہ بود بلال رضی اللہ عنہ برخاستؒ باذان اشتغال فرمود چوں گفت اشہد ان محمد رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را بر ہر دو چشم خود نہادہ گفت قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ چوں بلال رضی اللہ عنہٗ فارغ شد حضرت رسول اللہ ﷺ فرمودہ کہ یا ابوبکر ہر کہ بکند چنیں کہ تو کردی خدائے بیامرزد گناہان جدید و قدیم اور اگر بعمد بودہ باشد اگر بخطاً

محیط میں لایا ہے کہ پیغمبر ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے برابر بیٹھے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ نے اُٹھ کر اذان دینا شروع کی جب انھوں نے اشہد اَنّ محمداً رسول اللہ کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں آپ (کے نام) سے ٹھنڈی رہیں جب حضرت بلالؓ اذان دے چکے حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جو شخص ایسا کرے جیسا کہ تم

(تفسیر روح البیان)

نے کیا ہے خدا تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

٣ : و حضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی رفع اللہ درجتہ در قوت القلوب روایت کردہ از ابن عیینہ رحمہ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد درآمد در دہہ محرم و بعد از انکہ نماز جمعہ ادا فرمودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار گرفت و ابوبکر رضی اللہ عنہ بظہر ابہامین چشم خود را مسح کرد و گفت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ و چوں بلال رضی اللہ عنہ از اذان فراغت روئے نمود حضرت رسول اللہ ﷺ فرمودہ کہ ای ابابکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روئے شوق بلقائے من و بکند آنچہ تو کردی خدائے درگزارد گناہان ویرا آنچہ باشد نو و کہنہ خطا و عمد و نہان و آشکارا۔

اور حضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی اللہ ان کے درجات بلند کرے اپنی کتاب قوت القلوب میں ابن عیینہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے محرم کی دسویں تاریخ کو مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اذان میں حضور کا نام سُن کر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جو شخص تمہاری طرح میرا نام سُن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا وہ کہے خدا تبارک تعالیٰ اس کے تمام نئے و پرانے ظاہر و باطن گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

(تفسیر روح البیان صفحہ ٦٤٨/٢)

٤ : علامہ امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ دیلمی کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمُلَتَیْنِ السَّبَّابَتَیْنِ وَمَسَحَ

جب مؤذن کو اشہد اَنّ محمداً رسول اللہ کہتے سُنا تو یہی کہا اور اپنی انگشتانِ شہادت کے پوروں جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں

علیٰ عینیہ فقال ﷺ من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلّت لہ شفاعتی۔

سے لگائے تو حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے گا میری شفاعت اس کے لیے حلال ہوگئی۔

(المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنۃ)

۵ : یہی امام سخاوی حضرت ابو العباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی کی کتاب "موجبات الرحمۃ وعزائم المغفرۃ" سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

من قال حین یسمع المؤذن یقول اشھد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ثم یقبل ابھامیہ ویجعلھما علی عینیہ لم یرمد ابدا۔ (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذن سے اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر کہے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ﷺ پھر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

۶ : یہی امام سخاوی فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔

من قال حین یسمع المؤذن یقول اشھد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ﷺ ویقبل ابھامیہ ویجعلھما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذن سے اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر کہے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ﷺ پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ اس کی آنکھیں کبھی دُکھیں گی

۷ : یہی امام سخاوی شمس الدین امام محمد بن صالح مدنی کی تاریخ سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت مجد مصری کو جو کاملین صالحین میں سے تھے فرماتے سنا کہ

من صلی علی النبی ﷺ اذا سمع

جو شخص نبی کریم ﷺ کا ذکر پاک اذان

ذکرہ فی الاذان وجمع اصبعیہ المسبحۃ والابھام وقبلھما ومسح بھما علی عینیہ لم یرمد ابدا۔ (المقاصد الحسنۃ)

میں سن کر درود بھیجے اور کلمہ کی انگلیاں اور انگوٹھے ملا کر ان کو بوسہ دے اور آنکھوں پر پھیرے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

۸ : یہی امام سخاوی انہی امام محمد بن صالح کی تاریخ سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا عراق کے بہت سے مشائخ سے مروی ہوا ہے کہ جب انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے تو یہ درود شریف پڑھے "صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ یا حبیب قلبی ویا نور بصری ویا قرۃ عینی" انشاء اللہ کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی اور یہ مجرب ہے اس کے بعد امام مذکور فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے سنا ہے یہ مبارک عمل کرتا ہوں آج تک میری آنکھیں نہ دکھی ہیں اور نہ انشاء اللہ دکھیں گی۔

(المقاصد الحسنۃ)

۹ : یہی امام سخاوی امام طاؤس سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری خواجہ حدیث سے یہ حدیث مبارک سنی. فرمایا۔

من قبّل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشھادۃ ظفری ابھامیہ ومسحھما علی عینیہ وقال عند المس اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ ﷺ ونورھما لم یعم (المقاصد الحسنۃ)

جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں پر پھیرے اور یہ پڑھے اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ ﷺ ونورھما وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

۱۰ : شرح نقایہ میں ہے۔

واعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشھادۃ

جان لو کہ بے شک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ عِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظَفْرَيِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ ﷺ يَكُوْنُ لَهٗ قَائِدًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

دوسری شہادت کے سننے پر قُرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

۱۱ : علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار شرح درمختار میں یہی عبارت لکھ کر فرماتے ہیں۔

كذا فی كنز العباد قهستانی ونحوه فی الفتاوی الصوفيه وفی كتاب الفردوس مَنْ قَبَّلَ ظَفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ فِی الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ وَتَمَامُهٗ فِیْ حَوَاشِی الْبَحْرِ لِلرَّمْلِیْ (ردالمحتار شرح درمختار صفحہ ۲۹۳)

ایسا ہی کنز العباد امام قہستانی میں اور اسی کی مثل فتاویٰ صوفیہ میں ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جو شخص اذان میں اشہدان محمداً رسول اللہ سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے (اس کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ) میں اس کا قائد ہوں گا اور اس کو جنت کی صفوں میں داخل کروں گا اس کی پوری بحث بحرالرائق کے حواشی رملی میں ہے۔

۱۲ : رئیس الفقہاء الحنفیہ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مراقی الفلاح میں یہی عبارت اور دیلمی کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی مرفوع حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں۔

وَكَذَا رُوِیَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِمِثْلِهٖ يُعْمَلُ فِی الْفَضَائِلِ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۱۱۱)

اور اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام سے بھی روایت کیا گیا ہے اور فضائل اعمال میں ان احادیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

۱۳ : علامہ امام قہستانی شرح الکبیر میں کنز العباد سے نقل فرماتے ہیں۔

اِعْلَمْ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ الثَّانِيَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعِنْدَ سَمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظَفْرَيِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهٗ ﷺ يَكُوْنُ قَائِدًا لَّهٗ اِلَى الْجَنَّةِ۔

جان لو بلاشبہ اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر "صلی اللہ علیک یا رسول اللہ" اور دوسری شہادت کے سننے پر قُرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن (چوم کر) اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور ﷺ ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

۱۴ : شافعی مذہب کی مشہور کتاب " اعانة الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین " کے صفحہ ۲۴۷ اور مالکی مذہب کی مشہور کتاب۔

۱۵ : " کفایة الطالب الربانی لرسالة ابن ابی زید القیروانی کے صفحہ ۱۶۹ پر ہے کہ جب اذان میں حضور ﷺ کا نام پاک سُنے تو درود شریف پڑھے۔

ثُمَّ يُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ اَبَدًا

پھر انگوٹھے چومے اور ان کو آنکھوں پر رکھے تو نہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ کبھی آنکھیں دکھیں گی۔

۱۶ : شیخ الشائخ، رئیس المحققین، سید العلماء الحنفیہ بمکة المکرمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ

سُئِلْتُ عَنْ تَقْبِيْلِ الْاِبْهَامَيْنِ وَوَضْعِهِمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهٖ ﷺ فِی الْاَذَانِ هَلْ هُوَ جَائِزٌ اَمْ لَا اَجَبْتُ بِمَا نَصُّهٗ نَعَمْ تَقْبِيْلُ الْاِبْهَامَيْنِ وَوَضْعُهُمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهٖ ﷺ فِی

مجھ سے سوال ہوا کہ اذان میں حضور ﷺ کے اسم مبارک کے ذکر کے وقت انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے ان لفظوں سے جواب دیا کہ ہاں اذان میں حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک سُن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز

اَلْاَذَانِ جَائِزٌ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ صَرَّحَ بِهٖ مَشَائِخُنَا۔

(امیر اعین فی حکم تقبیل الابہامین صفحہ ۱۲)

بلکہ مستحب ہے ہمارے مشائخ مذہب نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

۱۷ : الشیخ العالم المفسر العلام نورالدین الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کا نام مبارک اذان میں سُن کر انگوٹھے چوما کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا، تو میری آنکھیں بیمار ہوگئیں،

فَرَاَيْتُهٗ ﷺ مَنَامًا فَقَالَ لِمَ تَرَكْتَ مَسْحَ عَيْنَيْكَ عِنْدَ الْاَذَانِ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَبْرَاَ عَيْنَاكَ فَعُدْ اِلَى الْمَسْحِ فَاسْتَيْقَظْتُ وَمَسَحْتُ فَبَرِئَتْ وَلَمْ يُعَاوِدْ فِيْ مَرَضُهُمَا اِلَى الْاٰنِ۔

(النھج السلامہ فی تقبیل الابہامین فی الاقامہ صفحہ ۲)

تو میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا تُو نے اذان کے وقت انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیا؟ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں درست ہو جائیں تو وُہ عمل پھر شروع کر دے۔ پس میں بیدار ہوا اور یہ عمل شروع کر دیا تو میری آنکھیں درست ہوگئیں اور اس کے بعد اب تک وہ مرض نہیں لوٹا۔

۱۸ : حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو برس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گزارے تھے۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو مزبلہ (جہاں نجاست وغیرہ ڈالی جاتی ہے) میں پھینک دیا تو اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اس کو وہاں سے اٹھاؤ اور اس پر نماز پڑھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! بنی اسرائیل اس کے نافرمان ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ارشاد ہُوا یہ ٹھیک ہے۔

اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاةَ وَنَظَرَ اِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبَّلَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهٗ وَ

مگر اس کی عادت تھی کہ جب وُہ توراۃ کو کھولتا اور (حضرت) محمد ﷺ کے نام پاک کو دیکھتا تو اس نام کو چُوم کر آنکھوں سے لگالیتا اور درود بھیجتا۔ پس میں نے

زَوَّجْتُهٗ سَبْعِيْنَ حُوْرَاءَ

(حلیۃ الاولیا ابو نعیم صفحہ ۴۲ جلد ۴ وتذکرۃ الحلیہ صفحہ ۵۵)

اس کا یہ حق مانا اور اس کے گناہوں کو بخش دیا اور ستر حُوریں اُس کے نکاح میں دیں۔

۱۹ : سید العارفین حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

بود در انجیل نام مصطفےٰ ۔۔۔ آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا

انجیل میں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا نام مبارک درج تھا، وہ مصطفےٰ جو پیغمبروں کے سردار اور بحرِ صفا ہیں۔

بود ذکرِ حلیہ ہا و شکلِ اُو ۔۔۔ بود ذکرِ غزو و صوم و اکلِ اُو

نیز آپ کے اوصافِ جسمانیہ، شکل و شمائل، جہاد کرنے روزہ رکھنے اور کھانے پینے کا حال بھی درج تھا۔

طائفہ نصرانیاں بہرِ ثواب ۔۔۔ چوں رسیدندے بداں نام و خطاب

بوسہ دادندے بداں نامِ شریف ۔۔۔ رو نہادندے بداں وصفِ لطیف

عیسائیوں کی ایک جماعت جب اس نام پاک اور خطاب مبارک پر پہنچتی تو وہ لوگ بغرضِ ثواب یہ اچھائی کرتے کہ اس نام شریف کو بوسہ دیتے اور اس ذکرِ مبارک پر بطورِ تعظیم منہ رکھ دیتے۔

نسلِ ایشاں نیز ہم بسیار شد ۔۔۔ نورِ احمد ناصر آمد یار شد

(اس تعظیم کی بدولت) ان کی نسل بہت بڑھ گئی اور حضرت احمد ﷺ کا نورِ مبارک (ہر معاملے میں) اُن کا مددگار اور ساتھی بن گیا۔

واں گروہِ دیگر از نصرانیاں ۔۔۔ نامِ احمد داشتندے مستہاں

اور ان نصرانیوں کا وہ دوسرا گروہ حضرت احمد ﷺ کے نام مُبارک کی بے قدری کیا کرتا تھا۔

مستہاں خوار گشتند آں فریق ۔۔۔ گشتہ محروم از خود و شرطِ طریق

وہ لوگ ذلیل و خوار ہوگئے اپنی ہستی سے بھی محروم ہوگئے (کہ قتل کئے گئے) اور مذہب سے بھی محروم ہوگئے یعنی عقائد خراب ہوگئے۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند — تاکہ نورش چوں مددگاری کند

جب حضرت احمد ﷺ کا نام مبارک ایسی مدد کرتا ہے تو خیال کرو کہ آپ کا نورِ پاک کس قدر مدد کر سکتا ہے۔

نام احمد چوں حصارے شد حصین — تاچہ باشد ذات آں روح الامین

جب حضرت احمد ﷺ کا نام مبارک ہی حفاظت کے لیے مضبوط قلعہ ہے تو اس روح الامین ﷺ کی ذات مبارک کیسی ہوگی۔ (مثنوی شریف دفتر اول)

شبہ! بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں ان میں ایک بھی صحیح مرفوع حدیث نہیں ہے چنانچہ محدثین نے ان احادیث کو لکھ کر فرمایا لا یصح فی المرفوع لہٰذا احادیثِ ضعیفہ سے کس طرح ایک شرعی مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے؟

اس کے متعلق صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ محدثین کرام کا کسی حدیث کے متعلق فرمانا کہ صحیح نہیں اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ حدیث بالکل غلط و باطل ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحت کے اس اعلیٰ درجہ کو نہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت کہتے ہیں۔ یاد رہے! اصطلاحِ محدثین میں حدیث کا سب سے اعلیٰ درجہ صحیح اور سب سے پست درجہ موضوع ہے اور وسط میں بہت سی اقسام ہیں جو درجہ بدرجہ مرتب ہیں صحیح کے بعد حسن کا درجہ ہے لہٰذا نفی صحت نفی حسن کو مستلزم نہیں۔ بلکہ اگر ضعیف بھی ہو تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے اور ان احادیث کے متعلق محدثین کا لا یصح فی المرفوع یعنی یہ تمام احادیث حضور ﷺ تک مرفوع ہو کر صحیح ثابت نہیں ہوئیں فرمانا ثابت کرتا ہے کہ یہ احادیث موقوف صحیح ہیں۔

۲۰: چنانچہ علامہ امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُهٗ اِلَی الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَیَکْفِیْ لِلْعَمَلِ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔

میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لیے کافی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ میں تم پر لازم

کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۶۴)

معلوم ہوا کہ حدیث موقوف صحیح ہے کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک اس کا رفع ثابت ہے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت حضور ﷺ کی سنت ہے چنانچہ مخالفین کے سرگروہ جناب خلیل احمد انبیٹھوی اور جناب رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں: "جس کے جواز کی دلیل قرون ثلاثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا یا نہ ہوا اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۲۸)

ثابت ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا سنت ہے کیونکہ ملا علی قاری کی عبارت سے قرونِ ثلاثہ میں اس کی اصل متحقق ہو گئی۔ پھر اس کو بدعت وغیرہ کہنا محض جہالت اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

برادرانِ اہلِ سنت توجہ فرمائیں

میرے سنی بھائیو!

ہوش میں آؤ۔ خبردار ہو جاؤ۔ یہ دور بڑا نازک اور فتنوں کا دور ہے۔ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ بے دینی و بدعقیدگی کی آندھیاں اور گمراہی کے طوفان زوروں پر ہیں۔ لہٰذا اپنے ایمان و عقائد کی خوب حفاظت کرو اور بزرگانِ دین کے طریقے پر قائم رہو۔ غیروں کی صحبت و مجلس اور تقاریر و لٹریچر سے اجتناب کرو اور علماء ربانیین بزرگانِ دین سلف صالحین کے حالات کا مطالعہ کرو اور ان کی کتابیں پڑھو اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرو۔ درود و سلام کی کثرت رکھو۔ سادہ و ستھرا لباس پہنو۔ سروں پر غیروں کی وضع کے بال نہ رکھو بلکہ سنت کے مطابق رکھو۔ کسی کامل اللہ والے کی صحبت اختیار کرو جو صحیح معنوں میں اللہ والا ہو۔ آپس میں اتفاق و محبت سے رہو۔ اللہ کریم تبارک و تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب کریم ﷺ ہمیں اہلِ سنت و جماعت کے عقائد و اعمال پر قائم

رکھے اور خاتمہ ایمان پر فرمائے۔
آمین ثم آمین بحرمۃ سید المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم اجمعین۔

طالب دُعا
محمد شفیع الخطیب اوکاڑوی غفرلہٗ
کراچی

قارئینِ محترم!

واضح رہے کہ اذان میں یا اذان کے علاوہ اللہ کے حبیب، رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن کر چومنا اور آنکھوں سے لگانا یہ محبت کی علامت ہے اور اس رسالے کے مندرجات سے آپ پر واضح ہوگیا کہ بلا شبہ یہ فعل نہ صرف جائز و مستحب ہے بلکہ دنیا و آخرت میں رحمت و برکت کا بھی موجب ہے اس طرح کہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آنکھوں کی صحت اور گناہوں سے مغفرت کا سبب ہے۔ افسوس صد افسوس کہ محبت و تعظیم رسول کے سبب کیے جانے والے اس اچھے کام کو غلط اور ناجائز قرار دینے والے لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ مسلم معاشرے میں ان لوگوں کی ایسی باتوں نے شعائرِ اسلام کی توہین و تضحیک اور تمسخر کے مواقع لوگوں کو فراہم کر دیئے ہیں جن کی وجہ سے لوگ کتنے ہی نیک کاموں کو چھوڑ کر بے راہ روی اختیار کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ عوام کی ان بد اعمالیوں کا سبب بن رہے ہیں اور ان برائیوں کا وبال اپنے لیے جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں کے صدقے نیکی پر استقامت اور اپنے پیاروں کی محبت میں درجۂ کمال عطا فرمائے۔

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کوکبِ نورانی رااحمد شفیع
(صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمان مسلک اہلسنت خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

- ذکر جمیل
- نغمۂ حبیب ﷺ
- انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
- ذکر حسین (دو حصے)
- درس توحید
- مسلمان خاتون
- راہ عقیدت
- برکات میلاد
- اخلاق و اعمال
- راہِ حق
- ثواب العبادات
- مقالات اوکاڑوی
- نماز مترجم
- مسئلہ سیاہ خضاب
- میلادِ شفیع
- امام پاک اور یزید پلید
- مسئلہ طلاق ثلاثہ
- جہاد و قتال
- شام کربلا
- انوار رسالت ﷺ
- جھگڑے کا خاتمہ
- سفینۂ نوح (دو حصے)
- تعارف علمائے دیوبند
- نجوم الہدایت